تک پہنچایا اور سعودی عرب کی مثالی اور نادر کھجوریں مستحق لوگوں تک پہنچائیں۔ یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

پاکستان کے ساتھ ان کا تعلق ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ ہر مشکل وقت میں پاکستان کی بھرپور مدد کی۔ اور اس کی عسکری و اقتصادی ضرورتوں کو پورا کیا۔ اور نہایت تدبر کے ساتھ ماضی کو حاضر اور مستقبل کے ساتھ وابستہ کر رہے تھے مسلمانوں میں بیداری اور خودداری پیدا کرنے کیلئے اعلیٰ تعلیم پر خصوصی توجہ مرکوز کئے ہوئے تھے۔

آپ کی رحلت سے عالم اسلام ایک بیدار مغز راہنما، مدبر اور ہمدرد حکمران سے محروم ہوا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام متعلقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری کا سانحہ ارتحال

تمام حلقوں میں یہ خبر نہایت حزن وملال کے ساتھ سنی گئی کہ خطیب پاکستان شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری مختصر علالت کے بعد 6 اگست 2005ء کی شام رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی نماز جنازہ 7 اگست بروز اتوار 2 بجے کمپنی باغ شیخوپورہ میں ادا کرنے کا اعلان کیا گیا تھا لیکن موسلا دھار بارش کی وجہ سے ایک نماز جنازہ جامعہ محمدیہ توحید آباد ﴿کاھنیانوالہ﴾ میں معروف روحانی بزرگ مولانا معین الدین لکھوی وفقہ اللہ نے نہایت رقت کے ساتھ پڑھائی جبکہ دوسری نماز جنازہ چار بجے کمپنی باغ میں بقیۃ السلف مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی نے پڑھائی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ اس کے بعد آپ کو اپنے آبائی گاؤں ڈیرہ بوہلیانوالہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مولانا محمد حسین شیخوپوری کا شمار ملک کے ممتاز علماء میں ہوتا تھا اور تمام حلقوں میں یکساں مقبول تھے۔ آپ پنجابی زبان کے مایہ ناز خطیب منفرد شاعر اور مثالی ادیب تھے۔ آپ کے حسن بیان کی وجہ سے لوگ آپ کو واعظ شیریں بیان اور خطیب پاکستان جیسے القابات سے نوازتے تھے۔ آپ کی خطابت کا طرہ امتیاز کثرت سے قرآن حکیم کی تلاوت تھی۔ اور قرآنی آیات سے استدلال اور قصص القرآن کو نہایت عمدہ اسلوب میں بیان فرماتے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ کو شیخ القرآن کا خطاب دیا گیا۔ مولانا نہایت ذہین اور حاضر جواب تھے۔ اپنی تقریر میں حالات حاضرہ پر بہت خوبصورت تبصرہ کرتے تھے اور ایسا طنز کرتے تھے کہ مخالفین بھی محظوظ ہوئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔

آپ نے زندگی کا بیشتر حصہ وعظ و تبلیغ میں صرف کیا۔ اور خصوصا ان حالات میں جبکہ ذرائع مواصلات نہ ہونے کے برابر تھے۔ اکثر جگہوں پر پیدل یا گھوڑوں پر سوار ہو کر جاتے تھے۔ دور دراز کے علاقوں میں کئی دن کی مسافت طے کر کے پہنچتے تھے اور کتاب وسنت پر مبنی گفتگو فرماتے۔ کئی غیر مسلم آپ کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کا عقیدہ درست کیا۔ آپ کی تقاریر بہت پر تاثیر ہوتیں۔ خطابت کے میدان میں آپ نے جو روایات قائم کی ہیں مدتوں تمام خطباء اس کی پیروی کرتے رہیں گے۔

مولانا بہت خوش مزاج، ملنسار اور مہمان نواز بھی تھے۔ خصوصا نوجوان علماء کرام کی بڑی قدر کرتے تھے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ آپ عمدہ لباس زیب تن کرتے تھے اور پروقار نظر آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیک اور صالح اولاد سے نوازا۔ آپ کے پوتے بھی دینی تعلیم کے حصول میں دن رات کوشاں ہیں ان کی اکثریت جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں زیر تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مولانا مرحوم کا صحیح جانشین بنائے آمین۔

آپ کی رحلت سے ہم سب ایک عمدہ خطیب، مہربان اور مشفق داعی سے محروم ہو گئے ہیں۔ دین کی دعوت اور سربلندی کیلئے آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ کی کمی مدتوں پوری نہ ہو سکے گی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا کی خدمات کو نجات کا ذریعہ بنائے، انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمائے، بشری لغزشوں کو معاف فرمائے۔ آپ کے لواحقین اور لاکھوں چاہنے والوں کو صبر جمیل سے نوازے۔

ادارہ جامعہ سلفیہ اساتذہ اور طلبہ غم کی اس گھڑی میں لواحقین کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور بلندی درجات کیلئے دعا گو ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆